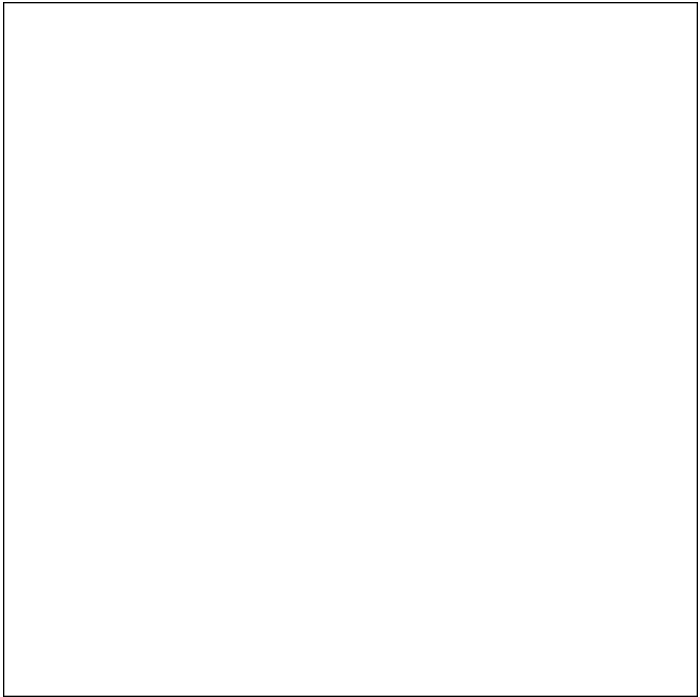




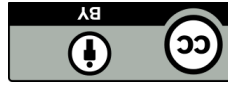
(imageless edition)

✎ Lesley Koyi, Ursula Nafula  
👤 Brian Wambi  
📖 Samrina Sana  
😊 Urdu / English  
📖 Level 3



اے کھنپے کھنپے! / وہ دن جنہیں ہم نے  
The day I left home for the city

This work is licensed under a Creative Commons  
Attribution 4.0 International License.  
<https://creativecommons.org/licenses/by/4.0>



This story originates from the African Storybook  
([africanstorybook.org](http://africanstorybook.org)) and is brought to you by  
Storybooks UK in an effort to provide children's  
stories in UK's many languages.

Written by: Lesley Koyi, Ursula Nafula  
Illustrated by: Brian Wambi  
Translated by: Samrina Sana (ur)

اے کھنپے کھنپے! / وہ دن جنہیں ہم نے  
The day I left home for the city

[global-asp.github.io/storybooks-uk](http://global-asp.github.io/storybooks-uk)

Storybooks UK

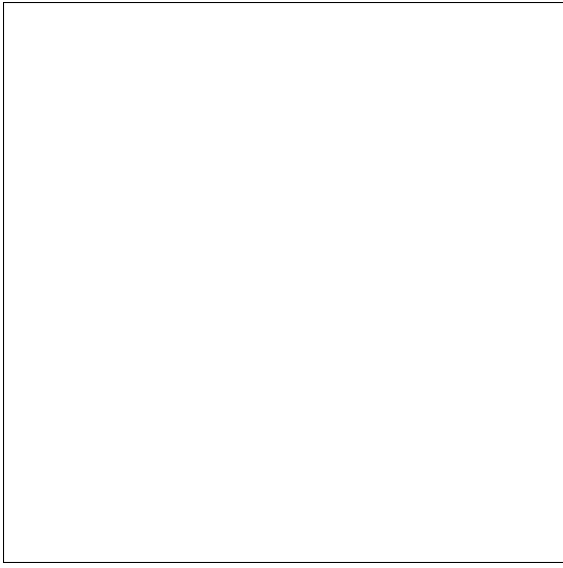




میرے گاؤں کا چھوٹا سا بس سٹاپ لوگوں اور بھری ہوئی بسوں میں  
مصروف تھا۔ زمین پر رکھنے کے لیے اور بھی سامان موجود تھا۔  
کنڈکٹر اُن جگہوں کا نام چلا کر بتا رہے تھے کہ بسیں کہاں جا رہی ہیں۔  
...

The small bus stop in my village was busy with  
people and overloaded buses. On the ground were  
even more things to load. Touts were shouting the  
names where their buses were going.

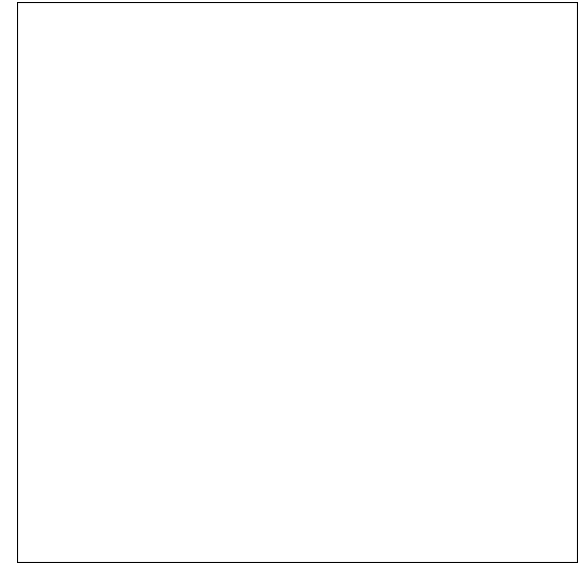




شہر کی بس تقریباً بھر چکی تھی لیکن مزید لوگ اندر جانے کے لیے ایک دوسرے کو دھکا دے رہے تھے۔ کچھ لوگوں نے اپنا سامان بس کے نیچے رکھا باقیوں نے اپنا سامان اندر بنے خانوں میں رکھ دیا۔

...

The city bus was almost full, but more people were still pushing to get on. Some packed their luggage under the bus. Others put theirs on the racks inside.

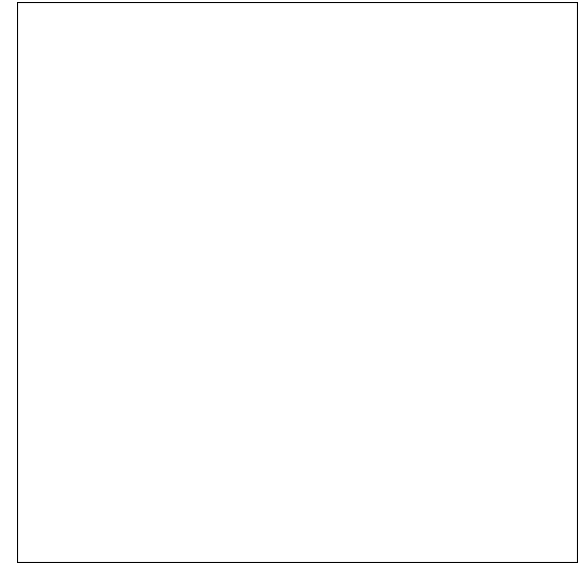
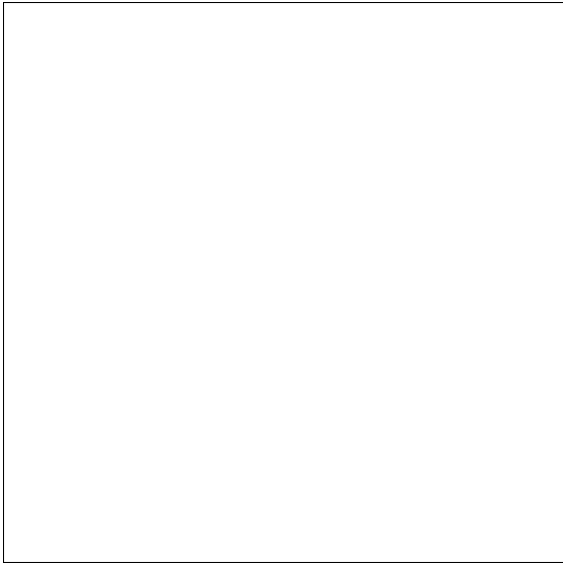


واپس جانے والی بس تیزی سے بھر رہی تھی۔ جلد ہی وہ مشرق کا راستہ اختیار کرے گی۔ میرے لیے اب سب سے ضروری کام اپنے چچا کے گھر کو ڈھونڈنا تھا۔

...

The return bus was filling up quickly. Soon it would make its way back east. The most important thing for me now, was to start looking for my uncle's house.





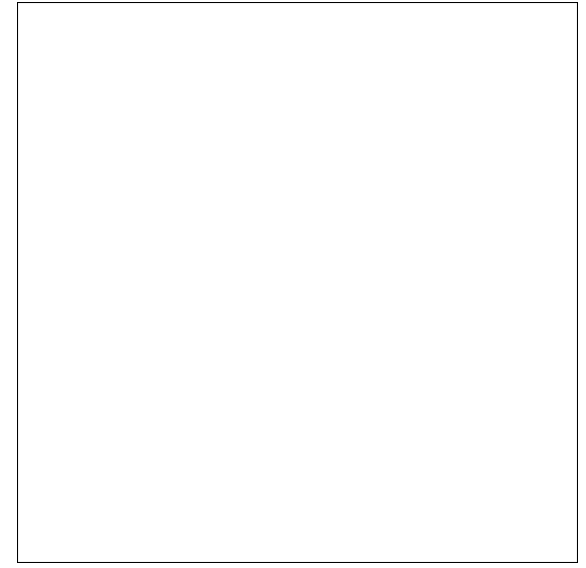
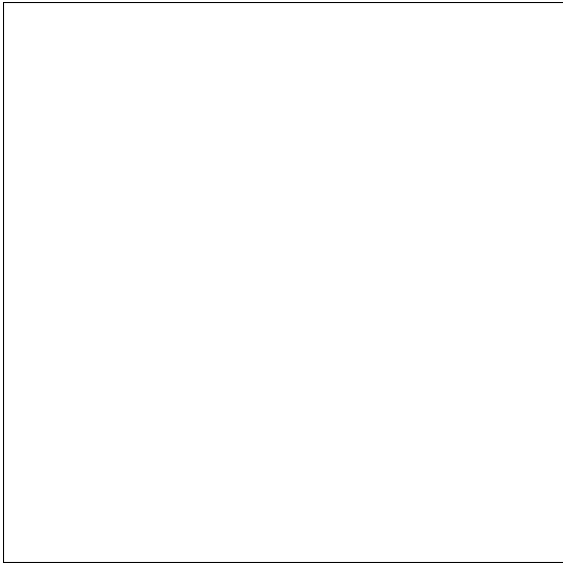
میں آگے جا کر ایک کھڑکی کے پاس بیٹھا۔ میرے آگے بیٹھے  
آدمی نے سبز رنگ کا ایک پلاسٹک کا تھیلا اپنے ہاتھوں میں دبا رکھا  
تھا۔ اُس نے پرا نے جو تے پہنے تھے، ایک چھٹا ہوا کوٹ  
اور وہ کافی پریشان دکھائی دے رہا تھا۔  
...

راستے میں، میں نے اُس جگہ کا نام یاد کیا جہاں بڑے شہر میں میرے  
چچا رہتے ہیں۔ میں ابھی بھئی اُسے بڑبڑا رہا تھا جب میری آنکھ لگی۔  
...

On the way, I memorised the name of the place  
where my uncle lived in the big city. I was still  
mumbling it when I fell asleep.

I squeezed in next to a window. The person sitting  
next to me was holding tightly to a green plastic  
bag. He wore old sandals, a worn out coat, and he  
looked nervous.





سامان مکمل ہو چکا تھا اور مسافروں نے اپنی اپنی جگہ لے لی تھی۔  
سامان پینے والے ابھی بھج دھکا دے کر بس کے اندر اپنا سامان  
پینے کی کوشش کر رہے تھے۔ ہر کوئی چلا رہا تھا جو چیز اُس کے  
پاس پینے کے لیے موجود تھی۔ اُن کے الفاظ میرے لیے  
مزا چہ تھے۔

...

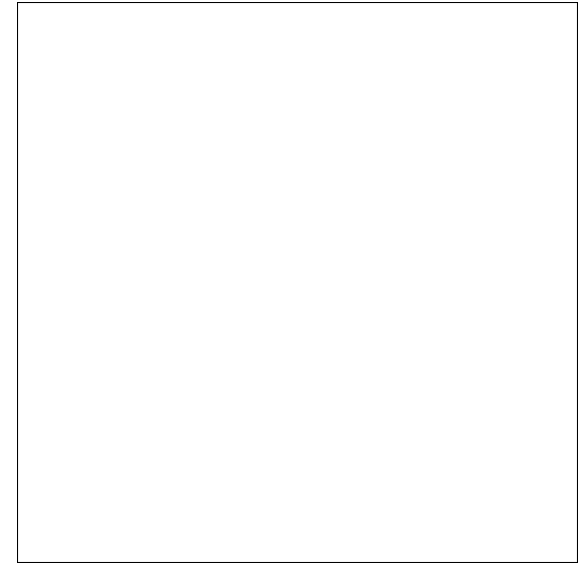
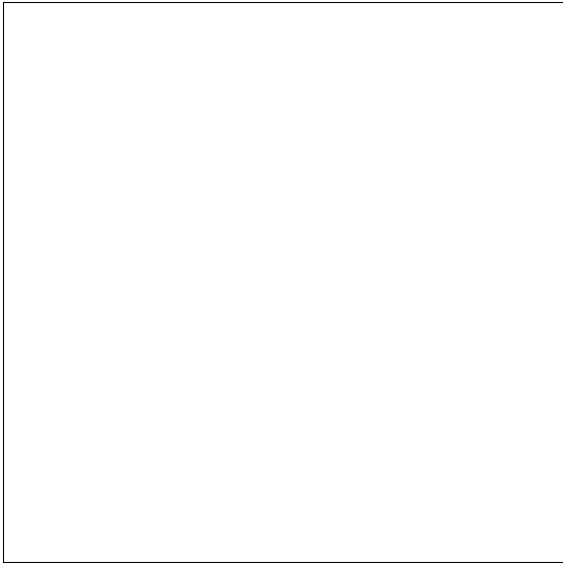
The loading was completed and all passengers were seated. Hawkers still pushed their way into the bus to sell their goods to the passengers. Everyone was shouting the names of what was available for sale. The words sounded funny to me.

سفر کے دوران، بس کے اندر گرمی کی شدت اور بڑھ گئی۔ میں  
نے نیند کی امید کرتے ہوئے اپنی آنکھوں کو بند کر لیا۔  
...

As the journey progressed, the inside of the bus got very hot. I closed my eyes hoping to sleep.







یہ سرگرمیاں بس کے مسلسل ہارن کی وجہ سے متاثر ہو رہی تھیں  
لیکن یہ ایک نشانی بھی تھی کہ ہم جا نے کے لیے تیار ہیں۔ کنڈکٹر  
سامان پچنے والوں پر بہت زور سے چلایا کہ وہ باہر چلے جائیں۔  
...

These activities were interrupted by the hooting of the bus, a sign that we were ready to leave. The tout yelled at the hawkers to get out.

سامان پچنے والے ایک دوسرے کو دھکے دیتے ہوئے بس  
سے باہر نکلے۔ کچھ نے مسافروں کو بقایا دیا جبکہ باقیوں نے  
آخری وقت میں اپنی چیزیں پچنے کی کوشش کی۔  
...

Hawkers pushed each other to make their way out of the bus. Some gave back change to the travellers. Others made last minute attempts to sell more items.